مولای صل وسلم دائما ابدا   **درسِ حدیث**   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

''فلاح'' کا مطلب ، اِیمان کی ''حلاوت'' کی نشانی

اَذان میں دُرُود شریف کا صحیح طریقہ ، سب سے پہلے شیعوں نے اَذان کو بگاڑا

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 70 سائیڈ A 1987 - 06 - 07)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں اِرشاد فرمایا گیا ہے کہ جس آدمی نے اَپنے دِل میں اِیمان کی اَیسی کیفیت محسوس کرنی شروع کر دی ہو کہ اللہ کو رب بنانے پر راضی ہو اَور اِسلام کو اَپنا دین بنا کر وہ خوش ہے اَور جناب ِمحمد ﷺ کو اَپنا رسول بنا کر خوش ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے خوش ہے **رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا** [۱] بس جس کا دِل اِن باتوں پر مطمئن ہو جائے جم جائے اُس نے اِیمان کی حلاوت پالی، شیرینی پالی۔ اِس دُعا کے کلمات اَور جگہ بھی بتائے گئے ہیں **رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا** [۲] **وَّرَسُوْلًا** اَذان کے بعد یہ کلمات کہے جائیں۔

---

[۱] صحیح مسلم کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۴

[۲] سُنن اِبن ماجہ کتاب الاذان و السنة فیہ رقم الحدیث ۷۲۱

اَصل طریقہ اَذان کا یہ ہے کہ اَذان جب دی جا رہی ہو تو (سننے والا) مؤذن کے کلمات دہراتا رہے وہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے اَور یہ بھی جائز ہے کہ ''وَاَنَا'' کہہ دے فقط کیونکہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایسا بھی کیا ہے ''وَاَنَا'' کے معنی بھی یہی ہو گئے ''وَاَنَا'' کا ترجمہ ہے ''اَور میں بھی'' یعنی مؤذن تو گواہی دے ہی رہا ہے میں بھی دے رہا ہوں۔

اِسی طرح اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہْ جب پڑھتا ہے مؤذن تو بھی یہی کہا جائے گا وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہْ اَور فقط ''وَاَنَا'' بھی درست ہے۔

اَذان اَور دُرودشریف :

اَچھا دُرود شریف کا یہاں ذکر نہیں آتا کہ اَذان کے درمیان میں جواب دینے والا درود شریف پڑھے حالانکہ اِسمِ گرامی آ رہا ہے اَور مسئلہ یہ ہے کہ جہاں نام آئے وہاں دُرود پڑھا جائے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا جائے لیکن یہاں نہیں بتایا گیا کیونکہ اَذان (تسلسل سے بلا وقفہ کے) چل رہی ہے اُس کے درمیان میں (پڑھنے کا موقع) نہیں (مل رہا)۔

مثال سے وضاحت :

جیسے خطیب جب خطبہ دیتا ہے تو اُس میں بھی وہ پڑھتا ہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خطبہ میں پڑھتا ہے جمعہ کا تو پھر وہ خود ہی کہتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَور سننے والوں کو (دورانِ خطبہ) یہ کہنا منع ہے کیونکہ بولنا منع ہے اُس وقت صرف (خطبہ) سننا بتایا گیا ہے۔

حنفی مسلک یہی ہے :

تو اَصل جو بات ہے وہ وہیں جا کر رہتی ہے صحیح بات جو ہے دین کی وہ وہیں جا کر ٹھہرتی ہے

کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا اُور صحابہ کرامؓ نے وہ کرلیا۔ فقہائے کرام نے بڑی کوششیں کی ہیں تمام چیزیں لکھ دی ہیں اُور وہ (اِن موقعوں پر) منع کرتے ہیں، حنفی حضرات نے تو بہت ہی محنت کی ہے کتابوں پر، حنفی مسلک یہی ہے۔ اُس کے بعد پھر آتا ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اُس کا جواب دونوں طرح درست ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ہی کہہ دے اُور یہ بھی ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِس کا مطلب یا جوڑ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے ساتھ اِس طرح بنتا ہے کہ مؤذن بلا رہا ہے گویا کہ آؤ نماز کے لیے تو سننے والا یہ کہہ رہا ہے کہ میرا آنا یہ اللہ کی توفیق پر اُور اُس کے طاقت بخشنے پر ہے۔

"حَوْل" اُور "قُوَّۃ" میں فرق :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ "حول" کے معنٰی طاقت کے ہیں اُور "قوت" کے معنٰی بھی طاقت کے ہیں لیکن فرق بھی ہے دونوں میں، "حول" کے معنٰی ہیں "ذہنی طاقت فکری قوت" اُور "قوت" سے مراد بدنی قوت جسمانی قوت تو جب یہ جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہہ رہا ہے تو گویا خدا سے توفیق چاہتا ہے کہ میرا نماز کے لیے جانا یہ تیری توفیق پر موقوف ہے تو ہی اِس کی فکری ذہنی طاقت دے گا کہ ذہن اُدھر جانا چاہے اُور تو ہی جسمانی طاقت بھی دے گا تاکہ میں جاسکوں۔

"فلاح" کا مطلب :

اِسی طرح حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ اور کہتے ہیں کہ "فَلَاحْ" کا جملہ کلامِ عرب میں بہت بڑا قیمتی جملہ ہے، اُور اُس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہے اُور اُس کے ہم معنٰی لفظ عربی زبان میں بھی نہیں ہیں آپ تو سمجھتے ہیں کہ معمولی سا لفظ ہے یہ، یہ بات نہیں ہے بلکہ "فلاح" کے معنٰی ہیں دُنیاوی خیر اُور آخرت کی خیر دونوں کے معنٰی لیے گئے ہیں تو دُنیا اُور آخرت دونوں کی کامیابی اُور خیر اُور بھلائی کے لیے آؤ، یہ معنٰی ہوئے، بہترین کلمات ہیں بہت عمدہ ترجمہ ہے بہت عمدہ جوڑ ہے اُس کے جواب میں بھی وہ یہی کہے گا کہ جو بھی کچھ ہوگا وہ خدا کے دیے سے ہوگا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ خدا ہی طاقت دے گا تو،

خدا ہی قوت بخشے گا تو۔ اِس کے بعد (مؤذن) جو کلمات کہے وہ دہرادیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تک۔

دُرود شریف اَذان کے بعد کیوں ؟

اَب دُرود شریف رہ گیا تھا پڑھنا تو دُرود شریف وہ اَب پڑھے کیونکہ ذکر آیا ہے اَذان میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہُ اور جواب آپ نے دیا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہُ اور دُرود شریف رہ گیا ہے وہاں، تو (اَب اَذان) سے (فراغت کے) بعد دُرود شریف پڑھنا آیا ہے جیسے آپ پڑھتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ میں اُس میں بھی یہی ہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر دُرود شریف بتایا گیا لہٰذا آگے دُرود شریف پڑھا جائے گا لیکن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ایسے نہیں بتایا گیا (اَور کوئی ایسے پڑھتا بھی نہیں) بلکہ وہ جملہ پورا ہی کیا جائے گا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر پڑھا جائے گا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ جو بھی دُرود شریف نماز میں آیا ہے۔

تو اَذان کے بعد پہلے تو دُرود شریف پڑھا جائے گا اُس کے بعد وہ دُعا جو مشہور ہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ سے آخر تک مکمل دُعا پڑھی جائے گی تو اُس کے بعد یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے کہ آدمی یہ دُعا کہہ لے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا. تو گویا اَذان کا مسنون اَور متوارث طریقہ تو یہی ہے۔

''متوارث'' کے معنی ہیں ایسا عمل جو ہمیشہ سے مسلسل چلا آرہا ہو۔

اَذان میں پہلا بگاڑ شیعوں نے کیا :

شیعوں نے بگاڑ دیا اُنہوں نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہُ اور عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا بیچ میں اِضافہ کر دیا۔ اُس پر مقدمہ چلا مقدمہ میں اُنہوں نے اِعتراف کیا کہ یہ کلمات جو ہیں یہ بڑھائے ہوئے ہیں اَصل اَذان جو ہے وہ وہی ہے۔

حنفیوں میں پیدا ہونے والے اہلِ بدعت کی اِیجاد :

اُس کے بعد ہمارے لوگ حنفی لوگ بھی ایسا کرنے لگے کہ اَذان سے پہلے پڑھنے لگے دُرود شریف تو اَب اَذان سے پہلے دُرود شریف پڑھنا یہ تو کسی بھی کتاب میں نہیں آیا کہیں بھی نہیں آیا بلکہ اَذان کے بعد آیا ہے تو اَذان کے بعد تو چپ ہو جاتے ہیں حالانکہ پڑھنا چاہیے اَذان کے بعد اگر سکھانا ہی مقصود ہے تو اَذان کے بعد پڑھنا چاہیے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر (پہلے) آگیا ہے اَذان میں، جب ذکر آگیا ہے تب تو پڑھا نہیں اَور جب ذکر ہی نہیں ہے اُس سے پہلے پڑھ دیا دُرود شریف۔

مثال سے وضاحت :

تو یہ تو ایسے ہے جیسے کہ رمضان کا چاند جب ہوا تو روزہ نہیں رکھا اَور رمضان سے پہلے روزے رکھ لیے اَور جب نماز کا وقت آیا مغرب کی، آفتاب غروب ہوا تو نماز ہی نہیں پڑھی اَور اُس سے پہلے پڑھ ڈالی نماز تو گویا وقت سے پہلے۔

بریلی میں بھی کوئی بریلوی ایسا کرتا ہے اَور کوئی نہیں کرتا :

اَب یہ کیا ہے یہ (بدعت) اَپنا اِجتہاد ہے یہ کہیں کتابوں میں نہیں ہے حنفی مسلک میں نہیں ہے حنفی مسلک سے آگے بڑھ کر اپنے اِجتہاد سے ایسی چیزیں نکال لیں، کوئی کرتا ہے کوئی نہیں کرتا، بریلی میں بھی یہی ہے کوئی (یہ بدعت) کرتا ہے کوئی نہیں کرتا، دیوبندی بریلوی کا فرق ہی نہیں ہے اِس کے اَندر، مسائل میں تو فرق ہے ہی نہیں دیوبندی بریلوی کا۔

تو بریلی میں جو لوگ بریلوی ہیں وہ بھی نہیں پڑھتے اَور فتوے بھی ہیں ایسے، نعیمی صاحب نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ یہ غلط ہے مگر صحیح طریقہ بھی تو بتانا چاہیے نا، کہ یہ تو غلط ہے، اَب صحیح کیا ہے ؟ تو صحیح یہ ہے کہ بعد میں پڑھے دُرود شریف اَور یہ دُعا بھی پڑھے اگر لوگوں کو سنانی ہے اَور سکھانی ہے مقصود تو یہ کام کرنا چاہیے کہ بعد میں دُرود شریف پڑھے، دُرود شریف پڑھ کر پھر یہ بتلائے کہ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ

اَلدَّعْوَةِ التَّامَّةِ سے اِختتامِ دُعاء تک ایسے تھا۔

...............اِنَّـا نَـحْـنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ہم نے یہ قرآنِ پاک اُتارا ہے ہم ہی اِس کی حفاظت کریں گے اَور یہ فرمایا تھا کہ یہ نبی آخری نبی ہیں تو قرآنِ پاک بھی محفوظ رکھا اَور آخری نبی کی حیات، سیرت، آپ کے اَحوال اَقوال اَحکام وہ بھی اللہ نے محفوظ رکھے، اِس طرح نہیں کہ کسی کو پتہ ہے کسی کو نہیں، نہیں سب کو پتہ ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ میرے دِل میں جو ہے وہ ہے دین تو یہ باطل ہے وہ تو معاذ اللہ اِسلام سے ہٹ گیا جیسے کسی جاہل پیر کو سنیں آپ اِس طرح کی بات کہتے ہوئے، جاہل پیر اِس طرح کی باتیں کہہ دیتے ہیں وہ بالکل غلط بات ہے۔ دین وہی ہے جو کھلم کھلا شک سے بالا اَور سامنے ہو، بس وہ دین ہے اَور باقی باتیں جو وہ کہہ رہا ہے وہ اُس کی (من گھڑت) بات ہے۔ اگر ''مجذوب'' ہے تو وہ غیر مکلّف ہے مجذوب تو ویسے بھی قابلِ اِتباع نہیں ہوتا نماز پڑھتا ہوتا ہے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے نماز پڑھتا ہوتا ہے نیت توڑ کر چل دیتا ہے تو اُس کا تو ویسے بھی اِتباع نہیں اَور اگر ''فرضی مجذوب'' بنا ہوا ہے تو فرضی مجذوب بھی قابلِ اِتباع نہیں دونوں ہی منع ہیں۔ تو دین وہ ہے جو کھلم کھلا اَور صحیح اَور صحیح طریقوں سے ہم تک پہنچا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر قائم رکھے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا...........